آنکھیں اگر ہیں پاک تو ازخود جھکا کریں　　دل صاف ہے تو چہرے کا پردہ کیا کریں

- شرعی پردہ　عزت کا ضامن
- شرعی پردہ　حیا کا ضامن
- شرعی پردہ　سکون وراحت کا ضامن
- شرعی پردہ　دین وایمان کی سلامتی کا ضامن
- کیا آنکھوں کا پردہ بھی ضروری ہے......؟ جی ہاں! دلائل ملاحظہ کیجیے!
- حجاب کے درجات کیا ہیں؟
- ستر اور حجاب میں فرق اور ہر ایک کا حکم کیا ہے؟

مُرتّب

حضرت مولانا مُفتی احمد مُمتاز صاحب

تلمیذ رشید

حضرت مولانا مُفتی رشید احمد لدھیانوی

خلیفہ مُجاز

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

ناشر

تعمیر معاشرہ جامعہ خُلفائے راشدین

مدنی کالونی، ہاکس بے روڈ گریکس، ماڑی پور کراچی 0333-2117851

فہرست

”باب اول“

حجاب اور ستر کے اعتبار سے عورت کے بدن کے حصے :

عورت کے بدن کے دو حصے ہیں:

(۱) جس کے کھولنے کی اجازت اشد ضرورت کے سوا کسی حالت میں بھی نہیں۔

(۲) جس کے کھولنے کی اجازت ہے۔

پہلے حصہ بدن کے ڈھانکنے کا نام ستر ہے اور دوسرے حصہ بدن کے چھپانے کو”حجاب“ کہتے ہیں بالفاظِ دیگر ستر اور حجاب کے مفہوم کی مختصر اور آسان تعبیر درج ذیل ہے:

ستر کی تعریف : ستر بدن کے اس حصہ کے چھپانے کو کہا جاتا ہے جس کا چھپانا نماز میں نہ صرف ضروری ہے بلکہ اس کے کھلے ہونے کی حالت میں نماز ہی نہیں ہوگی۔

حجاب کی تعریف : حجاب بدن کے ان اعضاء کے چھپانے کا نام ہے جن کا چھپانا نماز میں ضروری نہیں نیز ان کے کھلے ہونے کی حالت میں نماز ہو جاتی ہے۔

عورت کا ستر : عورت کا پورا بدن سوائے تین اعضاء کے ستر میں داخل ہے، یہ تین اعضاء چہرہ دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم ہیں۔

احکام ستر :

(۱) نماز میں ستر کے حصہ کو چھپانا فرض ہے اگر کسی عضو کا چوتھائی حصہ (تین بار ”سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی “ کہنے) کے بقدر کھلا رہ گیا تو نماز فاسد ہو جائی گی۔

(۲) نماز کی طرح نماز سے باہر بھی ستر فرض ہے اور ضروری ہے خواہ دیکھنے والا ہو یا نہ ہو۔

(۳) شوہر کے لیے بیوی کا کل ستر دیکھنا جائز ہے۔

(۴) کافر عورت ستر کے مسئلہ میں اجنبی مرد کی طرح ہے اس لیے کافر عورتوں کے سامنے

سر، بازو اور پنڈلی وغیرہ کھولنا حرام ہے۔

شرعی اور طبعی ضرورتوں میں ستر کے احکام :

(۱) شرعی اور طبعی ضرورتوں میں ستر کھولنے کی اجازت ہے تاہم ایسے مواقع پر اجنبی مرد کے لیے ستر کے کسی حصے کا دیکھنا جائز نہیں لیکن اگر دیکھنے کی شدید ضرورت ہو تو دیکھنا جائز ہے جیسے طبیب کا موضعِ مرض کو دیکھنا۔

(۲) مسلمان عورت کے لیے کسی دوسری عورت کے ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ بلا ضرورتِ شدیدہ دیکھنا جائز نہیں۔

(۳) محارم کے لیے بلا ضرورت پیٹھ، پیٹ اور ناف سے زانو تک کا حصہ دیکھنا حرام ہے تاہم اس حصہ کے سوا دوسرے حصے یعنی سر، بازو اور سینے کا دیکھنا حرام نہیں البتہ یہ جواز اس شرط پر ہے کہ شہوت سے مامون ہو۔

عریانی کی اقسام : کشفِ عورۃ اور عریانی کی چار قسمیں ہیں :

(۱) سب سے بڑی بے حیائی اور عریانی یہ ہے کہ بدن پر سرے سے لباس ہی نہ ہو، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری طیب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات میں ہے آپ فرماتے ہیں:

"پہلی صورت تو یہ ہے کہ لباس ہی نہ ہو یعنی بالکل عریانی ہو آج کل فیشن چلا ہے یہاں مشرق میں تو نہیں آیا مگر یورپ میں جرمنی میں یہ فیشن آیا تھا، اب معلوم نہیں کہ باقی ہے یا نہیں، لیکن آج سے تیس برس پہلے کی بات کر رہا ہوں ایک مستقل احاطہ بنوایا گیا جس کا نام "ایوانِ فطرت" رکھا گیا اور اس میں وہ لوگ داخل ہو سکتے تھے جو بالکل برہنہ ہوتے تھے کوئی لباس ان پر نہیں ہوتا تھا وہ کہتے تھے کہ فطرت کا تقاضہ یہ ہے کہ ننگے رہو جب فطرۃً ننگے پیدا ہوئے ہیں تو اب کیوں کپڑا پہنتے ہو؟ وہاں کی گورنمنٹ نے یہ انتظام کیا کہ ان کو شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی، یہ عنایت کی گورنمنٹ نے کہ ان کے لیے احاطہ بنوا دیا گیا جو وہاں داخل ہوتا تھا ان کا عہد تھا کہ لباس سے داخل نہ ہوگا۔ (خطبات حصہ اول)

(۲) دوسری قسم یہ ہے کہ لباس ناقص و ناتمام ہو یعنی لباس تو پہنا ہے لیکن بازو، سینہ یا کمر یا پنڈلی کھلی ہوئی ہو۔

(۳) لباس مکمل پورے جسم پر ہو مگر اتنا باریک ہو کہ لباس سے سارا بدن جھلکے۔

(۴) لباس پورے بدن پر ہونے کے ساتھ ساتھ اتنا موٹا بھی ہو لیکن اتنا چست کہ بدن کی ساخت مکمل نمایاں ہو۔

عورتوں کا شرعی لباس :

عورتوں کے لباس میں ان تین اوصاف کا ہونا ضروری اور فرض ہے اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اس لباس کا استعمال حرام ہوگا:

(۱) لباس مکمل ہو یعنی مواضعِ ستر کو ڈھانک لے۔

(۲) موٹا ہو، تاکہ بدن کی رنگت اس سے نہ جھلکے۔

(۳) ڈھیلا ڈھالا ہو، تاکہ پوشیدہ اعضاء کی ساخت اور حجم ظاہر نہ ہو۔

عریانی کی حرمت کے دلائل :

عریانی اور ننگے پن کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے اور احادیث میں اس پر بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، عورتوں کو اسلام نے جس لباس کے پہننے کا حکم دیا ہے آپ ﷺ نے اس کو بیان کیا اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے عملاً اختیار کیا۔

بطور نمونہ چند روایات مع ترجمہ و مختصر فائدہ کے لکھی جاتی ہیں جو اہلِ خرد و عقل، منصف مزاج اور مُشتاقانِ عمل کے لیے کافی ہیں۔

دلیل نمبر ۱: حدیث : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُّمِيْلَاتٌ مَّائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَ اِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا. رواه مسلم.

(المشکوۃ ص ۳۰۶، ط: قدیمی)

ترجمہ : آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جہنمیوں کی ایسی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (کیونکہ اس وقت پیدا نہیں ہوئی تھیں)

(پہلی قسم) وہ ہے جن کے ساتھ بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے اور ان سے لوگوں کو ماریں گے۔

(دوسری قسم) وہ عورتیں ہوں گی جو لباس پہنے ہوں گی پھر بھی ننگی ہوں گی ، (اجنبی مردوں کو) اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی (ان پر) مائل ہوں گی ، انکے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح جھکے ہوں گے (یعنی ان کے سروں پر بال بختی اونٹ کے کوہان کی طرح اٹھے ہوئے اور ایک طرف مائل اور جھکے ہوں گے) یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو تقریباً پانچ سو سال کی مسافت پر محسوس ہوگی۔

مختصر تشریح : اس حدیث میں عورتوں کے تین تباہ کن عیوب اور خامیوں کا بیان ہے:

(۱) **خلافِ شرع لباس پہننا** : ایسا زمانہ آئے گا کہ عورتیں لباس پہنے ہوئے ہونگی پھر بھی ننگی ہوں گی ، خلافِ شرع لباس کی تین صورتیں عریانی کی قسموں کے ضمن میں گذر چکی ہیں۔

(۲) **طوائف کی چال** : یعنی بدچلن عورتوں کی طرح ناز ونخرے سے مٹک مٹک کر چلیں گی گویا کہ خود اجنبی مردوں کی طرف مائل اور ان پر فریفتہ ہیں اور اس کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ دوسرے مرد ان پر عاشق ہو جائیں۔

(۳) **بالوں کو سر کے اوپر جمع کر کے باندھنا**: یعنی سر کے بالوں کو اکٹھا کر کے کسی دھاگے وغیرہ سے اس طرح باندھے ہوئے ہوں گی جیسے کسی اونٹ کا کوہان جو ایک طرف ذرا جھکا ہو، آج رسول اکرم ﷺ کی اس پیشین گوئی کی صداقت اور سچائی ہمارے سامنے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے، خواتین میں یہ تینوں عیوب بطریقِ اتم موجود ہیں ، ان کی اکثریت حیا سوز اور بے شرمی کی باتوں میں مبتلا ہے بظاہر دیندار گھرانوں کی خواتین بھی گھروں میں ناتمام ، باریک اور انتہائی تنگ اور چست لباس پہننے کی نہ صرف عادی بلکہ عاشق ہیں ، اگر یہ لباس بفرضِ

محال جائز بھی ہوتا تب بھی مغربیت کی نقل اور اتباع کی وجہ سے ناجائز ٹھہرتا چہ جائیکہ شریعت نے ایسی عورتوں کو عاریات کا لقب دیا ہے۔ آج کل مسلمان اور پھر دیندار خواتین کو بھی مغربیت کی نقالی میں شرم نہیں آتی۔

دعا : اللہ تعالیٰ ایسی خواتین کو پیدا فرمادیں جو اسلامی لباس پہننے میں فخر محسوس کرتی ہوں، مغربیت کے مردار اور بدبودار ڈیزائنوں اور فیشنوں کو ان ہی کے منہ پر دے ماریں اور دنیا کے سامنے اسلامی وضع قطع کی عظمت کو اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں۔ آمین

تنبیه : چھوٹی نابالغ بچی کے بالوں کو سر پر جمع کر کے باندھنا بھی ناجائز ہے اور گناہ والدین پر ہوگا (آج کل اس کو ''پونی'' کہا جاتا ہے یہ ناجائز ہے)۔

دلیل نمبر ۲: حدیث :عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ يَّصْلُحَ اَنْ يُّرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ .رواه ابو داوٗد. (المشکوۃ ص ۳۷۷،ط:قدیمی)

ترجمه : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایسی حالت میں حاضر ہوئیں کہ ان کے بدن پر باریک کپڑے تھے آنحضرت ﷺ نے یہ دیکھ کر ان سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: اسماء! عورت جب حیض کو پہنچ جائے (یعنی جب وہ بالغ ہو جائے) تو ہرگز درست نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ دیکھا جائے سوائے اس کے۔ (راوی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ''سوائے اس کے'' فرما کر اپنے چہرہ اور ہاتھوں کی طرف اشارہ فرمایا)۔

فائدہ : اس حدیث میں ''اَعْرَضَ عَنْهَا'' اور ''لَنْ يَّصْلُحَ'' کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ نے انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار کر کے تاکیداً حکم دیا کہ عورت کو ہرگز درست نہیں کہ اس کے بدن کا کوئی حصہ دیکھا جائے۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے یہاں کوئی تفصیل بیان نہیں فرمائی کہ اس طرح باریک کپڑا اس عمر میں اس وقت جائز نہیں جہاں اجنبی مرد کی نظر پڑے بلکہ الفاظِ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم عام ہے یعنی اعضائے مستورہ کا چھپانا ہر حال میں ضروری ہے خواہ گھر کی چار دیواری میں ہو یا باہر اجنبی کی نظر پڑنے کا خطرہ ہو یا نہ ہو۔

دلیل نمبر ۳: حدیث :عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَیْهَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَکَسَتْهَا خِمَارًا کَثِیْفًا. رواه مالک . (مشکوۃ ص ۳۷۷ ،ط:قدیمی)

ترجمہ : حضرت علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک دن حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی صاحبزادی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس حالت میں آئیں کہ انہوں نے باریک اوڑھنی اوڑھ رکھی تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ باریک اوڑھنی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالی اور ان کو ایک موٹی اوڑھنی اوڑھا دی۔

فائدہ : حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھتیجی تھیں جب ان کے باریک دوپٹہ کو دیکھا تو ناراض ہو کر غیرت وحمیتِ اسلامیہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس باریک دوپٹے کے ٹکڑے کر ڈالے تا کہ ان کو سبق مل جائے اور آئندہ باریک دوپٹہ کے استعمال سے اجتناب کریں ،اس روایت سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ باریک دوپٹہ کا استعمال مطلقاً ناجائز اور حرام ہے خواہ اجنبی مرد کے سامنے ہو یا گھر کی چار دیواری میں ہو، ورنہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناراض وغضبناک ہونے سے پہلے ان سے دریافت فرماتیں کہ گھر میں داخل ہو کر یہ باریک دوپٹہ اوڑھا ہے یا گھر سے یہاں تک باہر بھی اسی دوپٹہ میں آئی ہو؟ اگر وہ اقرار کرتیں کہ گھر ہی سے یہی باریک پہن کر آئی ہوں تو پھر ناراض ہو کر یوں اصلاح فرماتیں کہ یہ تو گھر کے استعمال کے لیے ہے باہر جہاں اجنبی کی نظر پڑنے کا خطرہ ہوتا ہے وہاں ناجائز اور حرام ہے لیکن آپ نے کوئی تفصیل نہیں پوچھی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ باریک دوپٹہ کا استعمال مطلقاً ممنوع ہے۔

وہ خواتین جن کو دوپٹہ اوڑھنے سے ہی نفرت ہے اور اس ننگے پن کو ناجائز تو در کنار ثواب سمجھتی

ہیں وہ ذرا ٹھنڈے دل سے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس منکر اور گناہ کو ہاتھ سے مٹانے کے عمل پر غور کریں۔

یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ : اپنے اوپر رحم کیجیے اور سر، بازو اور اعضاء مستورہ کے کھلے رکھنے سے سچی توبہ کیجیے اور آئندہ ہر حالت میں موٹا دوپٹہ اوڑھنے کا پختہ عزم کیجیے اور اپنے تمام باریک دوپٹوں کو کسی اور کام میں لائیے ورنہ جلا کر مالک حقیقی کو راضی کر لیجیے۔

دلیل نمبر ٤ : حدیث :عن دِحْيَةِ بْنِ خَلِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اُتِىَ النَّبِىُّ ا بِقُبَاطِىَّ فَاَعْطَانِىْ مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اِصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِيْصًا وَاعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَ أْمُرْ اِمْرَأَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهٗ ثَوْبًا لَّا يَصِفُهَا.

رواه ابو داؤد.(المشكوة ٣٧٦،ط:قديمى)

ترجمہ : حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبطی کپڑے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک قبطی کپڑا مجھے عطا فرمایا اور فرمایا اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر لینا ان میں سے ایک کا کرتہ بنا لینا اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دینا وہ اس کا دوپٹہ بنا لے، پھر جب میں (یعنی دحیہ) واپس ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی بیوی کو ہدایت کر دینا کہ اس قبطی کپڑے کے نیچے ایک اور کپڑا لگا لے تاکہ اس کپڑے کی باریکی کی وجہ سے اس کے بال اور جسم نظر نہ آئے''۔

فائدہ : اس روایت سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے لیے گھر میں بھی ننگے سر رہنا باریک دوپٹہ اوڑھنا ناجائز اور حرام ہے ورنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس باریک کپڑے کے استعمال کی دو صورتیں بتلاتے، ایک تو وہی جو حدیث میں ہے کہ اس کے نیچے اور کپڑا لگا کر اوڑھا کریں تاکہ بالوں کی رنگت ظاہر نہ ہو اور دوسرا یہ بتلاتے کہ گھر میں جہاں اجنبیوں کے آنے جانے کا احتمال نہ ہو اس وقت اس باریک دوپٹہ کو دوسرے کپڑے کے لگانے کے بغیر استعمال کر سکتی ہیں کیونکہ مواضعِ ستر کا چھپانا اجنبیوں سے ضروری ہے محارم سے ضروری نہیں، لیکن یہ دوسری صورت نہیں بتلائی جس

سے معلوم ہوا کہ یہ طریقہ بھی ناجائز ہے۔

دلیل نمبر ۵: حدیث : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلَیْهَا وَهِیَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَیَّةً لَّا لَیَّتَیْنِ. رواہ ابو داؤد .(المشکوۃ ۳۷٦،ط:قدیمی)

ترجمہ : حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ اس وقت دوپٹہ اوڑھ رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا ''دوپٹہ کا ایک ہی پیچ سر پر ڈال لینا کافی ہے دوسرے پیچ کی ضرورت نہیں''۔

فائدہ : اس روایت سے واضح ہوا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن گھر میں بھی دوپٹہ اوڑھنے کا اہتمام فرماتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ آج کے مسلمانوں کی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو بھی دوپٹہ اوڑھنے کی توفیق عطا فرمائیں اور روحانی ماؤں رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے نقش قدم پر چلنے کی اہمیت مرحمت فرمائیں آمین۔

دلیل نمبر ٦ : حدیث : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ ذَكَرَ الْاِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُرْخِیْ شِبْرًا فَقَالَتْ: اِذًاتَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ: فَذِرَاعًا لَّا تَزِیْدُ عَلَیْهِ. رواہ مالک وابو داؤد والنسائی وابن ماجه .

(المشکوۃ ص ۳۷۴)

ترجمہ : حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ تہبند اور پاجامے کا حکم فرما رہے تھے کہ اس کا لٹکانا ممنوع ہے تو انھوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اور عورت کے بارے میں کیا حکم؟ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: عورت اپنا تہبند یا پاجامہ ایک بالشت نیچے لٹکائے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ اس صورت میں بھی اگر کھلا رہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایک گز یعنی ایک ہاتھ نیچے لٹکائے اور اس سے کوئی عورت زیادہ نہ لٹکائے۔

فائدہ : اس روایت میں عورتوں کے لباس کا مردوں سے زیادہ نیچے ہونا بیان فرمایا گیا ہے کہ عورتیں اتنا لمبا پاجامہ پہنا کریں جو زمین پر پہنچ کر گھسٹتا رہے اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے

کپڑے مردوں سے زیادہ لمبے اور کھلے ہونے چاہییں لیکن آج کل مردوں کی بنسبت عورتوں کے کپڑے بہت تنگ اور چھوٹے ہوتے ہیں اور مردوں کے کھلے اور لمبے ہوتے ہیں ،فطرت سے تقریباً دونوں ہٹے ہوئے ہیں اس لیے اکبرؔ الہ آبادی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے:

ع بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمین میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فطرت کے مطابق زندگی گزارے کی توفیق عطا فرمائیں۔

تائیداتِ اکابر رحمھم اللہ تعالیٰ:

مسئلہ ستر سے متعلق مذکورہ بالا تفصیل محض ہماری ذاتی رائے نہیں بلکہ حضرات اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ اسے پہلے بیان فرما چکے ہیں:

مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ تفصیل

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’اور ایک عورت کو دوسری عورت کے مواضعِ ستر کو بغیر خاص ضرورتوں کے دیکھنا بھی اسی آیت کے الفاظ سے حرام ہے کیونکہ جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے کہ موضعِ ستر یعنی مردوں کا ناف سے گھٹنوں تک اور عورتوں کا کل بدن بجز چہرہ اور ہتھیلی کے یہ مواضع ستر ہیں ان کا چھپانا سب سے فرض ہے نہ کوئی مرد دوسرے مرد کو دیکھ سکتا ہے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کو دیکھ سکتی ہے اور مرد کسی عورت کا یا عورت کسی مرد کا ستر دیکھے یہ بدرجہ، اولیٰ حرام ہے اور آیت مذکورہ کے حکم ’’غضِ بصر‘‘ کے خلاف ہے کیونکہ آیت کا مطلب جو اوپر بیان ہو چکا ہے اس میں ہر ایسی چیز سے نظر پست رکھنا اور ہٹا لینا مراد ہے جس کی طرف دیکھنے کو شرع میں ممنوع کیا گیا ہے اس میں عورت کے لیے عورت کا ستر دیکھنا بھی داخل ہے۔ (معارف القرآن ۶/۴۰۰)

دوسرے مقام پر درج ذیل عنوان قائم کر کے تحریر فرماتے ہیں:

سترِ عورت کے احکام اور حجابِ نساء میں فرق :

مرد عورت کا وہ حصہ بدن جس کو عربی میں عورۃ اور اردو اور فارسی میں ستر کہتے ہیں جس کا سب سے چھپانا شرعی، طبعی اور عقلی طور پر فرض ہے اور ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض جس پر عمل ضروری ہے وہ ستر عورت یعنی اعضاءِ مستورہ کا چھپانا ہے یہ فریضہ ابتداء آفرینش سے فرض ہے تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی شریعتوں میں فرض رہا ہے بلکہ شرائع کے وجود سے بھی پہلے جب جنت میں شجرہ ممنوعہ کھا لینے کے سبب حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کا جنتی لباس اتر گیا اور ستر کھل گیا تو وہاں بھی حضرت آدم علیہ السلام نے ستر کھلا رکھنے کو جائز نہیں سمجھا اس لیے حضرت آدم اور حوا علیہما السلام نے جنت کے پتے اپنے ستر پر باندھ لیے ''فَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ'' کا یہی مطلب ہے دنیا میں آنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام سے خاتم الانبیاء تک ہر پیغمبر کی شریعت میں ستر چھپانا فرض رہا ہے، اعضاء مستورہ کی تعیین اور تحدید میں اختلاف تو ہو سکتا ہے کہ ستر کہاں سے کہاں تک ہے مگر اصل فرضیت ستر عورت کی تمام شرائعِ انبیاء علیہم السلام میں مسلمہ ہے اور یہ فرض ہر انسان مرد و عورت پر فی نفسہ عائد ہے، کوئی دوسرا دیکھنے والا ہو یا نہ ہو، اسی لیے اگر کوئی شخص محض اندھیری رات میں ننگا نماز پڑھے حالانکہ ستر چھپانے کا قلیل کپڑا اس کے پاس موجود ہے تو یہ نماز بالاتفاق ناجائز ہے، حالانکہ اس کو ننگا کسی کے نہیں دیکھا ہے۔ (البحر الرائق) اسی طرح نماز اگر کسی ایسی جگہ پڑھی جہاں کوئی دوسرا آدمی دیکھنے والا نہ ہو اس وقت بھی اگر نماز میں ستر کھل گیا تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (کما فی عامۃ کتب الفقہ)

خارج نماز لوگوں کے سامنے ستر پوشی کے فرض ہونے میں تو کسی کا اختلاف نہیں لیکن خلوت میں جہاں کوئی دوسرا دیکھنے والا موجود نہ ہو وہاں بھی صحیح قول یہی ہے کہ خارجِ نماز بھی بلا ضرورتِ شرعیہ یا طبعیہ کے ستر کھول کر ننگا بیٹھنا جائز نہیں۔ (کما فی البحر عن شرح المنیۃ)

یہ حکم تو سترِ عورت کا تھا جو اولِ اسلام بلکہ اولِ آفرینش سے تمام شرائع انبیاء علیہم السلام میں بھی فرض رہا جس میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں، خلوت و جلوت میں بھی برابر ہیں جیسے لوگوں کے

سامنے ننگا ہونا جائز نہیں ایسے ہی خلوت وجلوت میں بھی بلا ضرورت ننگا رہنا جائز نہیں۔

(پردہ نسواں ص:۱۹،۲۰)

حرفِ آخر : حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جن عورتوں نے یہ عادت بنا رکھی ہے کہ سوائے نماز کے سر پر دوپٹہ نہیں رکھتیں یا بالکل باریک دوپٹہ اوڑھتی ہیں اور چھوٹی آستینوں کا کرتا پہنتی ہیں ان کا یہ فعل حرام اور ناجائز ہے خواتین پر فرض ہے کہ مواضعِ ستر کے چھپانے کا اہتمام کریں۔

حضرت مفتی اعظم مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ

حضرت مفتی صاحب عنوان ''عورت کا محارم کے سامنے ننگے سر رہنا'' کے تحت ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں : ''اس کو شریف گھرانوں اور دیندار گھرانوں میں بہت ہی معیوب سمجھا جاتا ہے اور عورتوں میں بے پردگی وآزادی کے شیوع کا ذریعہ ہے، علاوہ ازیں محارم کے سامنے بھی سینے کے ابھار کا ظاہر کرنا بہت بڑی بے حیائی ہے، اس لیے جائز نہیں۔

واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (احسن الفتاوی ۸/۵۲)

حضرت قاری محمد طیب صاحب قدس سرہ کا ارشاد

آپ کی تحریر پہلے گزر چکی ہے، آپ نے اس کو عریانی کی ایک قسم قرار دیا ہے۔

تنبیہ : ان اکابرِ ثلاثہ قدس سرہم کے اتفاق سے ثابت ہوا کہ گھر کی چار دیواری کے اندر محارم کے سامنے بھی ننگے سر رہنا جائز نہیں۔

”بابِ دوم“

﴿مسئلۂ حجاب﴾

حجاب کے دو درجے ہیں۔ ایک اعلیٰ درجہ جو اصل مطلوبِ شرعی ہے اور دوسرا اس سے کچھ کم ہے پہلے درجے کا نام حجابِ اشخاص اور دوسرے کا نام حجابِ اعضاء ہے۔

حجابِ اشخاص اور اس کے دلائل :

حجابِ اشخاص کا مطلب یہ ہے کہ عورتوں کا وجود اوران کی نقل وحرکت مردوں کی نظروں سے مستور اور چھپی ہوئی ہو، یہ حجاب گھروں اور چار دیواری ، خیموں اور معلق پردوں کے ذریعے ہوسکتا ہے۔

دلیل نمبر ۱ :

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّةِ الْاُوْلیٰ . [الاحزاب: ۳۳]

”اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں اور دکھلاتی نہ پھرو جیسا کہ دکھلانا دستور تھا پہلے جہالت کے وقت“۔

فائدہ : حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:”اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں عورتیں بے پردہ پھرتیں اور اپنے بدن اور لباس کی زیبائش کا علانیہ مظاہرہ کرتیں تھیں اس بد اخلاقی اور بے حیائی کی روش کو مقدس اسلام کب برداشت کرسکتا ہے اس نے عورتوں کو حکم دیا کہ گھروں میں ٹھہریں اور زمانہ جاہلیت کی طرح باہر نکل کر حسن وجمال کی نمائش نہ کرتی پھریں۔

شارع کے ارشادات سے یہ امر بداھۃً معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان عورت بہر حال اپنے گھر کی زینت بنی رہے اور باہر نکل کر شیطان کو تانک جھانک کا موقع نہ دے۔

تنبیہ : جو احکام ان آیات میں بیان کیے گئے ہیں، تمام عورتوں کے لیے ہیں۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حق میں چونکہ ان کا اہتمام ظاہر تھا اس لیے لفظوں میں خصوصیت کے ساتھ مخاطب ان کو بنایا گیا۔ (تفسیر عثمانی، سورۃ احزاب)

دلیل نمبر ۲:

وَاِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعاً فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ. [احزاب: ۵۳]

''اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے باہر سے مانگا کرو''

دلیل نمبر ۳ : حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ. [الرحمن: ۷۲]

''وہ عورتیں گوری رنگت کی ہوں گی خیموں میں محفوظ ہوں گی''۔

فائدہ : شیخ الاسلام حضرت عثمانی قدس سرہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت ذات کی خوبی گھر میں رکے رہنے سے ہے۔''

دلیل نمبر ٤: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا واقعہ جس میں، میں حضرت اقدس ﷺ کی خدمت میں موجود تھا جب پردہ کی آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے مردوں کے سامنے ایک چادر وغیرہ کا پردہ ڈال کر حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اندر مستور کیا۔ (معارف القرآن ۷/۲۱۴)

فائدہ : اس واقعہ سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حجاب کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ عورتیں گھروں کی زینت بنی رہیں، یہاں حضور ﷺ نے یہ نہیں کیا کہ ان کو برقع یا چادر میں چھپا دیا ہو بلکہ ان کے تشخص کو پردہ ڈال کر دوسروں سے چھپا دیا گیا۔

دلیل نمبر ۵: جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطٰنُ '' کہ عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاک لیتا ہے'' یعنی اس کو مسلمانوں میں برائی پھیلانے کا ذریعہ بناتا ہے۔ (ترمذی ۱/۲۲۲)

ابنِ خزیمہ اور ابنِ حبان نے اس حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وَاَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ مِنْ وَّجْهِ رَبِّهَا فِيْ قَعْرِ بَيْتِهَا '' کہ عورت اپنے رب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ گھر میں مستور ہوتی ہے۔ (ترمذی ۱/۲۲۲)

فائدہ : یہ حدیث بھی گواہی دیتی ہے کہ عورت کے لیے بہترین جگہ گھر کی چار دیواری ہے،

اس کا گھر سے نکلنا ہی فتنہ ہے۔

حجابِ اعضاء اور اس کے دلائل : حجابِ اعضاء کا مطلب یہ ہے کہ عورت برقع یا لمبی چادر میں پورے بدن کو چھپا کر گھر سے باہر نکلے راستہ دیکھنے کے لیے چادر میں سے صرف ایک آنکھ کھولے یا برقع میں جو جالی آنکھوں کے سامنے استعمال کی جاتی ہے وہ لگائے۔

ضرورتِ شرعیہ یا طبعیہ سے اگر عورت کو گھر سے باہر جانا پڑے تو پردہ کے اس درجہ یعنی حجابِ اعضاء کا اہتمام اس پر لازم ہے اور یہ درجہ دلائل سے ثابت ہے۔

دلیل نمبر ۱ :

يَـاأَيُّهَـا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَـنٰتِكَ وَنِسَـاءِ الْمُـؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ[الاحزاب : ۵۹]

اے نبی ﷺ کہہ دیں اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر تھوڑی چادریں۔

فـائـده: ''جلباب'' اس لمبی چادر کو کہتے ہیں کہ جس میں عورت سر سے پاؤں تک مستور ہو جائے، ابن جریر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے استعمالِ جلباب کی صورت یہ نقل کی ہے کہ عورت سر سے پاؤں تک اس میں لپٹی ہوئی ہو اور چہرہ اور ناک بھی اس میں مستور ہو صرف ایک آنکھ راستہ دیکھنے کے لیے کھلی ہوئی ہو۔

(معارف القرآن ۷/۲۱۷)

اس آیت اور تفسیر سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت جب عورت گھر سے نکلنے پر مجبور ہو تو اس کو پردہ کا یہ درجہ اختیار کرنا ضروری ہے۔

ضرورت کے وقت باتفاقِ فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ ''جلباب'' اوڑھ کر یا برقع پہن کر گھر سے باہر نکلنا جائز ہے۔ یہ جواز بھی درج ذیل شرائط سے مشروط ہے :

برقع اور جلباب میں جوازِ خروج کی شرائط :

(۱) بجنے والا کوئی زیور نہ پہنا ہو۔

(۲) راستہ کے کنارے پر چلے۔

(۳) مردوں کے ہجوم میں داخل نہ ہو۔

(۴) خوشبو نہ لگائی ہو۔

(۵) کلام اور چال دلکش نہ ہو۔

(۶) فتنہ کا احتمال نہ ہو۔

(۷) برقع بھڑکیلا چمکیلا جاذبِ نظر نہ ہو۔

(۸) برقع اتنا باریک نہ ہو جس سے کپڑوں کی رنگت نمایاں ہو۔

(۹) برقع اتنا تنگ اور چست نہ ہو جس سے سینے کا ابھار اور جسم کا حجم عیاں ہو۔

(۱۰) اگر کئی عورتیں جا رہی ہوں تو اتنی بلند آواز سے باتیں نہ کریں کہ آواز اجنبی مردوں تک پہنچ جائے۔

دلیل نمبر ۳ :

قَالَتْ اِمْرَأَةٌ: يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا (المشکوۃ ۱۲۵، ط: قدیمی)

ایک عورت نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کسی ایک کے پاس چادر نہیں ہوتی تو وہ عید کے دن گھر سے باہر کس طرح نکلے آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ جانے والی دوسری عورت اس کو اپنی چادر دے (یعنی اس کے پاس دوسری چادر ہے تو وہ دے دے یا ایک چادر میں دونوں لپٹ کر چلی جائیں)۔

تنبیہ : پردہ کے دونوں درجوں کے مزید دلائل حضرت اقدس حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے رسالہ ’’شرعی پردہ‘‘ میں ملاحظہ ہو۔ علمائے کرام کے لیے اس

رسالہ کا مطالعہ بے حد ضروری ہے کیونکہ یہ مختصر بھی ہے اور مدلل بھی ہے نیز اس میں عقل و دانش سے کورے حضرات کے تلبیسات کے جوابات بھی ہیں، نیز حضرت مولانا عاشق الٰہی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بھی اس موضوع میں مفصّل کتاب ہے جو عوام و خواص دونوں کے لیے مفید ہے۔

''عالم کا بہت بڑا فتنہ'' مردوں کے لیے تباہ کن فتنہ :

حدیث : عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ :مَا تَرَكْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ. متفق عليه .(مشکو ة ۲۶۷،ط:قديمی)

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے بعد ایسا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے جو مردوں کے حق میں عورتوں کے فتنہ سے زیادہ ضرر رساں ہو''۔

فائدہ : مردوں کے حق میں عورتوں کے فتنے کے زیادہ ضرر رساں ہونے کی کئی وجوہ ہیں ،ان میں سے دو یہ ہیں:

(۱) مردوں کی طبیعت عام طور پر عورتوں کی طرف مائل ہوتی ہے۔

(۲) اکثر مردوں میں یہ کمی پائی جاتی ہے کہ وہ عورتوں کی خواہشات کے پابند اور ان کے فرمان کے تابع ہوتے ہیں ،یہی وجہ ہے کہ آج کل عورتوں کے سبب اکثر مردوں میں لڑائیاں، جھگڑے اور نفرتیں ہوتی ہیں اور عورتوں کی ناز برداریاں ان کو مال کمانے کے ناجائز طریقوں پر آمادہ کرتی ہیں اور ظاہر ہے کہ لڑائی ،عداوت ،نفرت اور حبِ مال سے زیادہ ضرر رساں کوئی اور چیز نہیں۔

عورت هی کے فتنے نے بنی اسرائیل کو بھی تباہ کر دیا :

حدیث : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ وَاتَّقُوْا الدُّنْيَا وَاتَّقُوْاالنِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِی النِّسَاءِ.(رواه مسلم،مشکوة ۲۶۷،ط:قديمی)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : دنیا شیرین اور سبز (جاذبِ نظر) ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس دنیا کا خلیفہ بنایا ہے اس لیے وہ دیکھتا ہے

کہ تم اس دنیا میں کس طرح عمل کرتے ہو لہٰذا دنیا سے بچو اور عورتوں کے فتنے سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں ہی کی صورت میں تھا''۔

فائدہ : رسول اکرم ﷺ نے جس طرح دنیا کے مکروفریب کے جال سے بچنے کا حکم دیا ہے اسی طرح یہ حکم بھی دیا ہے کہ عورتوں کے مکروفریب سے بچتے رہو کیونکہ یہ دل فریب مجسمہ جہاں نیک عورت کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے وہ ہیں بری عورت کی صورت میں فتنۂ عالم بھی ہے ایسا نہ ہو کہ بری عورتوں کی مکاریاں یا اپنی بیوی کی بے جا نازبرداریاں تمہیں ممنوع اور حرام چیزوں کی طرف مائل کردیں اور تم تباہ و برباد ہو جاؤ۔

عورتوں کے فتنه میں بنی اسرائیل کی تباهی کا قصه :

اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص جس کا نام ''بلعم بن باعورا'' تھا، بہت مستجاب الدعوات تھا، چنانچہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جباروں سے لڑنے کے لیے علاقہ شام میں واقع بنی کنعان کے ایک حصہ میں خیمہ زن ہوئے تو بلعم بن باعورا کی قوم کے لوگ بلعم کے پاس آئے اور کہا: موسیٰ علیہ السلام اپنے پیروکاروں کا ایک عظیم لشکر لے کر ہمیں قتل کرنے اور اس علاقہ سے نکالنے آئے ہیں آپ بددعا کیجیے کہ وہ یہاں سے بھاگ جائیں، بلعم نے جواب دیا: جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے، بھلا میں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور اس کے ماننے والوں کے حق میں بددعا کیسے کرسکتا ہوں، اگر میں ان کے لیے بددعا کرتا ہوں تو میری دنیا وآخرت دونوں تباہ ہو جائیں گے، جب اس قوم کے لوگوں نے بہت منت سماجت کی اور بددعا کرنے پر مُصر رہے تو بلعم نے کہا: اچھا میں استخارہ کروں گا اور دیکھوں گا کہ کیا حکم ہوتا ہے اس کے بعد کوئی فیصلہ کروں گا، بلعم کا یہ معمول تھا کہ وہ بغیر استخارہ کے کوئی بھی کام نہ کرتا تھا چنانچہ جب اس نے استخارہ کیا تو خواب میں اسے ہدایت کی گئی کہ پیغمبر اور مؤمنوں کے حق میں ہرگز بددعا مت کرنا، بلعم نے اس خواب سے اپنی قوم کو مطلع کردیا اور بددعا نہ کرنے سے متعلق اپنے ارادہ کا پھر اظہار کیا، قوم کے لوگوں نے غور کرنے کے بعد ایک طریقہ اختیار کیا وہ یہ کہ وہ لوگ اپنے ساتھ بیش قیمت تحفے

لے کر بلعم کے پاس آئے اور پھر اس کے سامنے بہت ہی زیادہ منت کی، روئے گڑگڑائے اور اسے اتنا مجبور کیا کہ آخر کار وہ ان کے جال میں پھنس گیا، چنانچہ وہ بددعا کرنے کی غرض سے اپنے گدھے پر سوار ہو کر چستان پہاڑ کی طرف چلا جس کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لشکر مقیم تھا، راستے میں کئی مرتبہ اس کا گدھا بیٹھ گیا وہ مار مار کر اٹھاتا یہاں تک کہ جب یہ سلسلہ دراز ہو گیا اور بلعم بھی اپنے گدھے کو مار مار کر اٹھاتے پریشان ہو گیا تو حق تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے گدھے کو گویائی عطا فرمائی چنانچہ گدھا بولا کہ نادان! بلعم تجھ پر افسوس ہے کیا تو یہ نہیں دیکھتا کہ تو کہاں جا رہا ہے؟ تو مجھے آگے چلانے کی کوشش کر رہا ہے اور ملائکہ مجھے پیچھے دھکیل رہے ہیں، بلعم نے چشمِ حیرت سے گدھے کو بولتے دیکھا تو بجائے اس کے کہ اس تنبیہ پر اپنے ارادہ سے باز آجاتا، گدھے کو وہیں چھوڑ کر پیادہ پا پہاڑ پر چڑھ گیا اور بددعا کرنے لگا، مگر یہاں بھی قدرتِ خداوندی نے اپنا یہ کرشمہ دکھایا کہ بلعم کے منہ سے بنی اسرائیل کے بجائے اس کی قوم کا نام نکلا، یہ سن کر اس کی قوم کے لوگوں نے کہا: بلعم یہ کیا حرکت ہے؟ بنی اسرائیل کے بجائے ہمارے حق میں بددعا کر رہے ہو؟ بلعم نے کہا! اب میں کیا کروں! میرے قصد وارادہ کے خلاف حق تعالیٰ تمہارے ہی حق میں کرا رہا ہے لیکن بلعم پھر بھی اپنی بددعا سے باز نہ آیا اور اپنی سی کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ عذاب الٰہی کی وجہ سے بلعم کی زبان اس کے منہ سے نکل کر اس کے سینہ پر آپڑی، پھر تو گویا بلعم کی عقل بالکل ہی ماردی گئی اور دیوانہ وار کہنے لگا: لوگو! اب میری دنیا اور آخرت دونوں ہی برباد ہو گئیں اس لیے اب ہمیں بنی اسرائیل کی تباہی کے لیے کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا ہوگا، پھر اس نے مشورہ دیا کہ اپنی اپنی عورتوں کو اچھی طرح آراستہ و پیراستہ کر کے ان کے ہاتھوں میں کچھ چیزیں دے کر ان چیزوں کو بیچنے کے بہانے عورتوں کو بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دو اور ان سے کہہ دو: اگر بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کسی عورت کے ساتھ حرام کاری میں مبتلا ہو گیا تو تمہاری تمام کوششیں کامیاب ہو جائیں گی، چنانچہ بلعم کی قوم نے اس کے مشورہ پر عمل کیا اور اپنی عورتوں کو بنا سنوار کر بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دیا، وہ عورتیں جب لشکر میں پہنچیں اور ان میں سے ایک عورت جس کا نام بنت صور تھا بنی اسرائیل کے ایک سردار زمزم بن شلوم نامی کے سامنے سے گزری

تو وہ اس عورت کے حسن و جمال کا اسیر ہو گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور ان سے کہنے لگا: کیا آپ اس عورت کو میرے لیے حرام قرار دیتے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ جواب دیا کہ ہاں، اس عورت کے پاس ہرگز نہ جانا تو زمزم نے کہا: میں اس میں آپ کا حکم قطعاً نہیں مانوں گا چنانچہ وہ اس عورت کو خیمہ میں لے گیا اور وہاں اس کے ساتھ منہ کالا کیا بس پھر کیا تھا حکمِ الٰہی نے قہر کی شکل اختیار کر لی اور اس سردار کی شامتِ عمل سے ایک ایسی وبا پورے لشکر پر نازل ہوئی کہ آن کی آن میں ستر ہزار آدمی ہلاک وتباہ ہو گئے۔

ادھر مخاص کو جو ہارون علیہ السلام کا پوتا اور ایک قوی ہیکل آدمی تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نگہبان تھا جب یہ معلوم ہوا کہ ہمارے ایک سردار کی شامتِ عمل نے قہرِ خداوندی کو دعوت دی ہے تو فوراً ہتھیار لے کر زمزم کے خیمہ میں داخل ہوا اور پلک جھپکتے ہی زمزم اور اس کی عورت کا کام تمام کر ڈالا اور پھر بولا: اللہ تعالیٰ نے اسی شخص کی وجہ سے ہم سب کو ہلاک وتباہ کر دیا تھا چنانچہ دونوں کے قتل ہوتے ہی وہ وباء جو عذابِ خداوندی کی صورت میں نازل ہوئی تھی ختم ہو گئی۔

(مظاہر حق ۳/۲۵۴)

عورت چھپنے کی چیز:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطٰنُ. رواه الترمذی. (مشكوة ۲۶۹، ط: قديمی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے چناچہ جب کوئی عورت (اپنے پردہ سے باہر) نکلتی ہے تو شیطان اس کو مردوں کی نظر میں اچھا کر کے دکھاتا ہے۔

فائدہ: المرأة عورة کا لفظی ترجمہ ہے: عورت ستر ہے یعنی جس طرح ستر اور شرمگاہ کو عام نظروں سے چھپایا جاتا ہے اسی طرح عورت بھی ایک ایسی چیز ہے جس کو اجنبی مرد کی نظروں سے چھپا کر پردہ میں رکھنا چاہیے اور جس طرح سب کے سامنے ستر کھولنا ایک برا فعل سمجھا جاتا ہے اسی طرح عورت کا بھی لوگوں کے سامنے آنا برا ہے۔

''کس لیے عریاں کیا''

دستِ قدرت نے بتا کب حسن کو عریاں کیا؟
ابر میں پانی کو شر کو سنگ میں پنہاں کیا

چادرِ شب میں لپیٹا نازنینِ ماہ کو
خیمہ افلاک میں سورج کو آویزاں کیا

مشک کو نافے میں رکھا اور بو کو پھول میں
پھول کو کانٹوں میں رکھ کر حفظ کا ساماں کیا

دُر صدف میں، سیم وزر کو کان میں مخفی کیا
جب کبھی باہر نکالا در بدر حیراں کیا

صانعِ قدرت نے غافل خود بھی اپنے حسن کو
برگ میں گل میں، شجر میں، شاخ میں پنہاں کیا

دیدۂ افلاک سے مستور رکھا نورِ ذات
طالبِ دیدار کو بے ہوش و بے اوساں کیا

حسن کی ہر اک ادا جب اس طرح مستور تھی
حسنِ زن کو تو نے ظالم کس لیے عریاں کیا؟

ملعون مرد و عورت :

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ . رواہ البیہقی فی شعب الایمان. (مشکوۃ ۲۷۰، ط: قدیمی)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے بطریقِ ارسال روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نظر بازی کرنے والے اور نظر بازی کے لیے اپنے آپ کو پیش کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

فائدہ : اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو قصداً و ارادۃً اس چیز کی طرف دیکھے جس کو دیکھنا جائز نہیں خواہ وہ چیز کوئی اجنبی عورت ہو یا کوئی امرد، کسی کا ستر ہو یا کوئی ممنوع النظر چیز ہو۔ اسی طرح اس کو بھی مستحقِ لعنت قرار دیا گیا ہے جس کو دیکھا جائے لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ جب اس نے قصداً و ارادۃً بلا عذرِ شرعی اپنے آپ کو دکھایا ہو مثلاً کوئی عورت اپنے آپ کو بلا عذر قصداً اجنبی مرد کو دکھائے تو اس صورت میں اس عورت پر بھی لعنت ہوگی۔ اگر کسی عورت کو کسی اجنبی مرد نے اس طرح دیکھا کہ اس میں اس عورت کے قصد و ارادہ کو قطعاً دخل نہ ہو تو یہ عورت اس صورت میں اس لعنت کی مورد و مستحق نہیں بنے گی۔

امرد کی تعریف : وہ بے ڈاڑھی لڑکے یا ہلکی ڈاڑھی والے جن کو دیکھنے سے میلان ہوتا ہو۔

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو ملفوظ:

(۱) ''وہ بڑی ڈاڑھی والے جن کو دیکھ کر میلان ہوتا ہو وہ بھی امرد کے حکم میں داخل ہیں''۔

﴿اتأتون الرجال﴾ الایة میں لفظ رجال (بمعنی مردوں) سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بڑی ڈاڑھی والے بھی اس حکم میں داخل ہیں۔

(۲) شعبان ۱۴۲۶ھ میں بندہ کو حضرت والا کے ہمراہ سفرِ عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

سرورِ عالم ﷺ کے روضہ مبارکہ کے سامنے ''منازلِ حرم'' میں حضرت والا کا قیام تھا اور روزانہ سلطنت سعودیہ کے وقت کے مطابق صبح گیارہ بجے اور شام پانچ بجے اسی مقام پر اصلاحی مجلس ہوتی تھی، ان پرُ کیف و پرُ نور مجالس میں جہاں دوسری انتہائی بیش قیمت اصلاحی باتیں ہوتی رہتیں ان میں سے زیرِ نظر موضوع ''حجاب'' سے متعلق حضرت اقدس نے ایک دن یہ ملفوظ ارشاد فرمایا:

''عورت کے برقع کا دیکھنا بھی جائز نہیں، کیوں؟ اس لیے کہ عورت کے لباس کا دیکھنا جائز نہیں اور برقع بھی عورت کا لباس ہے، نیز بعض شریر لوگ برقع دیکھ کر اندازہ لگا لیتے ہیں کہ اندر مال کیسا ہوگا اگر چہ بعض دفعہ ان کا یہ اندازہ غلط نکل آتا ہے، جیسے شیخ سعدی شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص نے برقع دیکھ کر اندازہ لگایا کہ تازہ جوان چھوکری ہے لیکن جب اس نے نقاب ہٹایا تو ''مادرِ ماں باشد'' وہ تو نانی نکل آئی، نیز فرمایا: دکانوں پر جو برقع بک رہے ہیں انہیں بھی نہیں دیکھنا چاہیے، اس سے بھی خیالات منتشر ہو جاتے ہیں البتہ اگر برقع خریدنا ہے تو دیکھ سکتے ہیں لیکن برقع سیدھا سادہ خریدنا چاہیے منقش اور چمکیلا بھڑکیلا برقع خریدنا اور عورت کے لیے پہننا درست نہیں''۔

جب مردوں کے لیے عورتوں کا برقع دیکھنا جائز نہیں تو عورتوں کے لیے دکھانا بھی جائز نہ ہوگا کیونکہ حدیث میں نظر بازی کرنے والے اور اپنے آپ کو نظر بازی کے لیے پیش کرنے والے

دونوں پر لعنت آئی ہے، لہٰذا وہ احباب جنھوں نے خریداری اور شاپنگ کی ذمہ داری عورت کے ذمے لگا رکھی ہے وہ اس پر غور کریں کہ ''المنظور الیہ'' کے گناہ میں ان عورتوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں یا نہیں؟ کیونکہ بلا ضرورتِ شدیدہ عورتوں کے لیے گھر کی چار دیواری سے باہر نکلنا جائز نہیں اور جس عورت کا شوہر بیٹا بھائی وغیرہ کوئی محرم کام کاج کے لیے ہے تو اس کے لیے شاپنگ کے لیے نکلنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ مرد جو یہ کہہ کر عورتوں کو خریداری کے لیے اجازت بلکہ حکم دیتے ہیں کہ ''ہمارے پاس خریداری کے لیے وقت نہیں'' پر بہت افسوس ہوتا ہے، کیوں؟ اس لیے کہ عورت کو عزت کے ساتھ پردے میں چار دیواری کے اندر بٹھا کر پوری خریداری کرنا امرِ شرعی ہے جس پر ثواب اور اجر ملے گا، کیا دین کے کام کے لیے آپ کے پاس وقت نہیں؟ جس کے پاس امورِ شرعیہ کے لیے وقت نہ ہو وہ ولی بن سکتا ہے؟ کیا گناہ کے ساتھ ولایت کا خواب دیکھنا درست ہے؟

محارم یعنی وہ اشخاص جن سے عورت کو پردہ نہیں :

یہ کل سترہ ہیں :

(۱) شوہر (۲) باپ (۳) چچا
(۴) ماموں (۵) سسر (۶) بیٹا
(۷) پوتا (۸) نواسہ (۹) شوہر کا بیٹا
(۱۰) داماد (۱۱) بھائی (۱۲) بھتیجا
(۱۳) بھانجا (۱۴) مسلمان عورتیں (۱۵) کافر باندی

(۱۶) ایسے مدہوش جن کو عورتوں کے بارے میں کوئی علم نہیں (چھوٹے بچے جن کو ابھی یہ سمجھ نہیں کہ عورت کیا چیز ہے، جسے مرد اور عورت میں فرق ہی نہ معلوم ہو) دس سال کے بچوں سے پردہ فرض ہے۔

نامحرم رشتہ دار :

(۱) خالہ زاد (۲) ماموں زاد (۳) چچازاد (۴) پھوپھی زاد
(۵) دیور (۶) جیٹھ (۷) بہنوئی (۸) نندوئی
(۹) خالو (۱۰) پھوپھا (۱۱) شوہر کا چچا (۱۲) شوہر کا ماموں
(۱۳) شوہر کا خالو (۱۴) شوہر کا پھوپھا (۱۵) شوہر کا بھتیجا (۱۶) شوہر کا بھانجا

ان رشتہ داروں سے پردہ فرض ہے مگر آج اس پرفتن دور میں دینداری کے بلند و بانگ دعوے کرنے والے لوگ بھی اس کبیرہ گناہ کے مرتکب ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس بارے میں اللہ تعالیٰ ورسول ﷺ کے فیصلہ کی علانیہ سرکشی کر رہے ہیں۔

﴿ آنکھوں کا پردہ ﴾

آج کل دینداری اور شرعی پردہ کی دعویدار خواتین بھی آنکھوں کے پردہ میں کوتاہی کرتیں ہیں حالانکہ درج ذیل وجوہ کی بنا پر آنکھوں کا پردہ زیادہ اہم ہے۔

آنکھوں کا پردہ دو وجہ سے ہے :

(۱) آنکھیں چہرے میں داخل اور اس کا حصہ ہیں، لہٰذا جو حکم چہرے کا ہے وہ حکم اس کا بھی ہوگا
(۲) آنکھوں میں چہرے کے دوسرے اعضاء کی بنسبت زیادہ کشش ہے **کما لا یخفی** لہٰذا ان کا پردہ زیادہ موکد ہونا چاہیے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

نظر نظر سے جو ٹکرا گئی تو کیا ہوگا
میری محبت کوشہ آ گئی تو کیا ہوگا

البتہ چلنے کے لیے ضروری ہے کہ راستے کو آنکھوں سے دیکھ کر چلے، لہٰذا اگر کوئی ایسا کپڑا یا برقع میسر ہو کہ آنکھیں بھی چھپی رہیں اور راستہ بھی آسانی سے نظر آئے تو آنکھیں چھپانا ضروری ہیں۔ ورنہ ایک آنکھ گھونگھٹ کر کے اس طرح کھلی رکھے کہ راستہ تو نظر آئے لیکن آنکھوں کی پوری ساخت

دوسروں کو نظر نہ آئے۔

قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ کَثِیْرٍ رحمه الله تعالیٰ تَحْتَ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ ﴿یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ﴾ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله تعالیٰ عنهما اَمَرَ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا خَرَجْنَ مِنْ بُیُوْتِهِنَّ فِیْ حَاجَةٍ اَنْ یُغَطِّیْنَ وُجُوْهَهُنَّ مِنْ فَوْقِ رُؤُوْسِهِنَّ بِالْجَلَابِیْبِ وَ یُبْدِیْنَ عَیْنًا وَّاحِدَةً وَّقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ سَأَلْتُ عُبَیْدَةَ السَّلْمَانِیَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ﴾ فَغَطّٰی وَجْهَهٗ وَرَأْسَهٗ وَاَبْرَزَ عَیْنَهُ الْیُسْرٰی. (ابن کثیر ۵۳۵/۳،ط:قدیمی)

’’علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ آیت ﴿یدنین علیهن الخ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ علی ابن طلحہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی عورتوں کو حکم دیا کہ جب وہ کسی ضرورت کی بناء پر اپنے گھروں سے نکلیں تو اپنے چہرے کو گھونگھٹوں سے اس طرح ڈھانپ دیں کہ ایک آنکھ ظاہر ہو اور محمد ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سلمانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے آیت ﴿علیهن من جلابیبهن﴾ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور ایک آنکھ ظاہر کی۔

قَالَ الْعَلَّامَةُ الْاٰلُوْسِیُّ رحمه الله تعالیٰ تَحْتَ قَوْلِه تَعَالیٰ ﴿یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ﴾ فَرَفَعَ مِلْحَفَةً کَانَتْ عَلَیْهِ فَتَقَنَّعَ بِهَا وَ غَطّٰی رَأْسَهٗ کُلَّهٗ حَتّٰی بَلَغَ الْحَاجِبَیْنِ وَ غَطّٰی وَجْهَهٗ وَاَخْرَجَ عَیْنَهُ الْیُسْرٰی مِنْ شِقِّ وَجْهِهِ الْاَیْسَرِ وَقَالَ السُّدِّیُّ تُغَطِّیْ اِحْدٰی عَیْنَیْهَا وَجَبْهَتَهَا وَالشِّقَّ الْاٰخَرَ اِلَّا الْعَیْنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی مِنَ الْحِبْرِ رَوَاهَا ابْنُ جَرِیْرٍ وَّ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَا بْنُ مَرْدَوِیْهٖ تُغَطِّیْ وَجْهَهَا مِنْ فَوْقِ رَأْسِهَا بِالْجِلْبَابِ وَتُبْدِیْ عَیْنًا وَّاحِدَةً. (روح المعانی ۸۹/۲۲)

علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے تحت ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ اقول نقل کیا کہ میں نے عبیدہ سلیمانی سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے چادر اٹھائی اور اپنا سر ابروؤں تک اور چہرہ بھی سارا ڈھانپ لیا اور بائیں آنکھ چہرے کے بائیں جانب سے نکال دی۔

قَالَ الْعَلَّامَةُ ثَنَاءُ اللّٰہِ رحمہ اللہ تعالیٰ تَحْتَ قَوْلِہٖ ﴿ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ رضی اللہ عنہم اَمَرَ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِیْنَ یُغَطِّیْنَ رُؤُوْسَھُنَّ وَوُجُوْھَھُنَّ بِالْجَلَابِیْبِ اِلَّا عَیْنًا وَّاحِدَۃً. (التفسیر المظھری ۷/۳۸۴، ط: رشیدیہ)

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ابن عباس وابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے سروں اور چہروں کو گھونگھٹوں سے ڈھانپ لیں سوائے ایک آنکھ کے۔

قَالَ الْعَلَّامَۃُ جَلَالُ الدِّیْنِ الْمَحَلِّیُّ رحمہ اللہ تعالیٰ تَحْتَ قَوْلِہٖ تَعَالٰی ﴿ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ﴾ : جَمْعُ جِلْبَابٍ وَّھِیَ الْمَلَاءَۃُ الَّتِیْ تَشْتَمِلُ بِھَا الْمَرْأَۃُ اَیْ یُرْخِیْنَ بَعْضَھَا عَلَی الْوُجُوْہِ اِذَا خَرَجْنَ لِحَاجَتِھِنَّ اِلَّا عَیْنًا وَّاحِدَۃً.

(حاشیۃ الجمل علی الجلالین ۳/۴۵۵، ط: مطبعہ مطقی محمد)

علامہ جلال الدین رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جلباب اس بڑی چادر کو کہتے ہیں جس سے عورت اپنے آپ کو ڈھانپ لے یعنی جب وہ کسی کام کے لیے باہر نکلے اس کا کچھ حصہ اپنے چہرہ پر لٹکا لے سوائے ایک آنکھ کے۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن جریر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے استعمالِ جلباب کی صورت یہ نقل کی ہے کہ عورت سر سے پاؤں تک اس میں لپٹی ہوئی ہو اور چہرہ اور ناک بھی اس میں مستور ہو صرف ایک آنکھ راستہ دیکھنے کی لیے کھلی ہو......... یہ صورت بھی فقہاءِ امت رحمہم اللہ تعالیٰ ضرورت کے وقت جائز قرار دیتے ہیں مگر احادیثِ صحیحہ میں اس صورت کے اختیار کرنے پر بھی چند پابندیاں عائد کی ہیں کہ خوشبو نہ لگائے ہوئے ہو، بجنے والا کوئی زیور نہ پہنا ہو، راستے کے کنارے پر چلے، مردوں کے ہجوم میں داخل نہ ہو وغیرہ۔ (معارف القرآن ۷/۲۱۷)

کیا چار دیواری کا پردہ ہر صورت میں لازم ہے؟

اگر کئی بھائی ایک گھر میں رہ رہے ہوں تو وہ بھی پردے کے حکم پر عمل کر سکتے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ عورت یہ احتیاط رکھے کہ جہاں نامحرم کے آنے کا احتمال ہو وہاں عورت گھونگھٹ کر کے رہے اور مرد یہ خیال رکھیں کہ جب گھر میں آئیں تو کھنکھار کر آئیں تا کہ نامحرم خواتین گھونگھٹ وغیرہ کر کے پردے میں ہو جائیں۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

﴿عبرت آموز واقعات﴾

واقعہ نمبر ۱ : ایک پروفیسر کہا کرتا تھا کہ شاگردوں سے پردہ ضروری نہیں ہونا چاہیے، سمجھانے کے باوجود ماننے کو تیار نہ ہوا اور شاگردوں کو گھر آنے کی کھلی اجازت دے رکھی تھی، ایک شاگرد کے ساتھ پروفیسر صاحب کی بیوی کو محبت اور عشق کا تعلق ہوا جس کے نتیجہ میں وہ ایک دن اس کے ساتھ بھاگ گئی اور پروفیسر صاحب کو خیر آباد کہہ کر چھوڑ دیا اس ماجرا کو دیکھ کر پروفیسر صاحب کی عقل ٹھکانے آئی اور کہنے لگے کہ اب سمجھ میں آ گیا کہ شاگردوں سے بھی پردہ لازم ہے۔

فائدہ : کاش اللہ تعالیٰ کے قرآنی فرامین اور آپ ﷺ کے قیمتی ارشادات پڑھ سن کر ہم یقین کر لیں اور سرِ تسلیم خم کر لیں تو دین بھی بچے اور عزت بھی محفوظ ہو جائے۔

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ (الحدیث) وَ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ.

سچ ہے کہ سمجھدار انسان وہ ہے جو اپنے آپ کو پہچان لے اور مرنے کے بعد کے لیے عمل کرے اور دوسروں سے عبرت حاصل کرے۔

واقعہ نمبر ۲ : ایک نند بھابھی کے بھائی کے ساتھ بے پردگی کے سبب معاشقہ میں مبتلا ہوئی اور آخر کار منصوبہ کے تحت دونوں گھر سے بھاگ گئے، کسی شہر میں جا کر نکاح کیا اور شوہر کے

بھائی جو پہلے سے شہر میں سکونت اختیار کیے ہوئے تھے اس کے ہاں ٹھہرنے لگے چونکہ دیور سے پردے کا تصور ہی نہیں تھا اس لیے بے پردہ سکونت اپنا رنگ لے آئی اور بالآخر بھابھی دیور میں ناجائز محبت پیدا ہوئی، محبت کے جملہ تقاضے با آسانی پورے ہوں اس کے لیے ضروری تھا کہ شوہر کو درمیان سے ہٹا دیا جائے، دیور بھابھی نے مل کر قتل کا منصوبہ بنایا اور شیطان نے بھائی کو بھائی اور عورت کو شوہر کے قتل پر آمادہ کیا اس کے بعد وہ دن بھی آیا جس میں وہ قتل کر دیا گیا۔

فائدہ : برادرانِ اسلام! احکامِ شرعیہ چھوڑنے کا انجام خسر الدنیا والآخرۃ کے سوا کچھ نہیں، جس جوان نے اپنی بہن کی عزت کا خیال نہیں کیا اس کے شوہر کو ذلیل کر کے اس کی بہن کو بھگا کر لے گیا آج وہ اپنے ہی بھائی کے ہاتھوں سے عزت اور حیات کھو چکا ہے۔

حضرت رسول اکرم ﷺ نے دیور سے پردہ نہ کرنے کو موت فرمایا ہے جب کہ آج کل دیور سے پردہ کرنے کو معیوب اور نہ کرنے کو ضروری سمجھا جاتا ہے، آپ ﷺ کے اس زریں ارشاد کی نافرمانی کے سبب آج دیور کے ہاتھوں بھابھی کی عصمت وعفت تار تار ہے اور بھائی بھائی کی عزت، بیوی شوہر کی عزت اور ہر قریبی رشتہ دار دوسرے قریبی رشتہ دار کی عزت سے کھیل رہا ہے جس کے سبب خاندانوں میں آئے دن جھگڑے، قتل وغارت اور حیا سوز مناظر سب کے سامنے ہیں۔

واقعہ نمبر ۳ : ایک لڑکی نے والدین سے شکایت کی کہ میں دو شوہر نہیں سنبھال سکتی، مجھ پر رحم کرو اور دیور سے میری جان چھڑاؤ، بے دین والدین کو اس کی کیا پروا؟ نتیجہ یہ ہوا کہ لڑکی خود کشی کا منصوبہ بنانے پر مجبور ہوئی اور ایک دن پورے گاؤں میں یہ شور بپا ہوا کہ فلاں لڑکی نے بندوق کی گولی سے اپنے آپ کو قتل کر دیا۔

فائدہ : کاش والدین دین دار ہوتے ! شرعی پردے کا اہتمام کرواتے ! تو یہاں تک نوبت نہ آتی۔

واقعہ نمبر ٤ : ایک شخص جو بظاہر دین دار لگتا تھا، پردہ نہ ہونے کے سبب سالی سے چپک

گیا، جانبین ایک دوسرے کی محبت میں اتنے آگے نکل گئے کہ اب کسی کی عزت اور تباہی و بربادی کا کچھ بھی خیال نہ رہا، لڑکی اپنی سگی بہن اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی ماں کی دشمن بن گئی اور مرد بیوی اور پیاری اولاد کا دشمن بن گیا، دونوں نے طے کیا کہ آپس میں شادی کرنی ہے لیکن کیسے کریں، اس کی بہن نکاح میں ہے اور دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے، مولانا سے مسئلہ پوچھا گیا تو بتایا جب تک منکوحہ بہن کو طلاق دے کر اس کی عدت ختم نہ ہو جائے اس کی دوسری بہن سے نکاح جائز نہیں اور عدت جس طرح تین ماہواریوں سے ختم ہو جاتی ہے اس طرح حاملہ عورت کی عدت بچہ پیدا ہونے سے ختم ہو جاتی ہے، چونکہ اس کی بیوی حاملہ تھی ولادت کے وقت شوہر صاحب بھی بیوی کے ساتھ سسرال میں تھے، رات کو ادھر بچہ پیدا ہوا، ادھر وہ سالی کو لے کر بھاگ نکلا اور اس سے نکاح کر کے سہاگ بنالیا۔

فائدہ : مسلمان بھائیو! کیا یہ بہن کے ساتھ زیادتی نہیں؟ کیا اس نے اپنی بہن کا گھر نہیں اجاڑا؟ کیا یہ بیوی اور معصوم بچوں پر ظلم نہیں؟ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ ظاہر ہے اگر سالی بہنوئی سے پردہ کرتی، بات چیت میں پرہیز کرتی، شریعت کے قائم کردہ حدود کا لحاظ کرتی، تو یہ نوبت نہ آتی۔

واقعہ نمبر ۵ : ایک شخص نے پردہ شرعی کے حکم کا خیال نہ رکھا، اپنے بھتیجے کو گھر آنے کی اجازت دی اور بیوی کو اس کے سامنے بے پردہ رہنے کا حکم دیا، عذاب سے وہ بھی نہ بچا، کسی کام سے گاؤں گیا، بھتیجے کو بیوی کے پاس چھوڑ گیا، دونوں میں آتشِ عشق پہلے سے ہی لگی تھی، اس کے بھڑکنے کا وقت آ گیا، خوب تنہائی ملی، عشق کے جملہ تقاضوں کو پورا کیا گیا اور آئندہ کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ رہے، اس پر دونوں سوچنے لگے تو بڑی رکاوٹ شوہر صاحب نظر آئے یہ کس طرح ختم ہو؟ شیطان نے موقع سے فائدہ اٹھایا، تدبیر سجھوائی کہ جب تک یہ زندہ ہے تمھارا مطلب پورا نہیں ہوگا، بدنصیبی کے دن تھے، رحمتِ الٰہیہ سے دوری تھی، دونوں نے یہ طے کیا کہ آنے کے بعد اسے قتل کرنا ہے تاکہ ''نہ رہے بانس نہ بجے بانسری'' شوہر صاحب گاؤں سے واپس آئے، سفر کی تھکاوٹ تھی، جسم مسلسل کئی گھنٹوں کے سفر سے چور چور تھا، جیسے ہی وہ سو گیا اس بے رحم بھتیجے اور بیوی نے

اس کے سر پر بہت بڑا پتھر دے مارا، جس سے اس کا سر کچل گیا اور ہچکیاں لیتے لیتے مر گیا۔

فائدہ : اسلامی بھائیو! ذرا بتایئے، یہ قتل کیوں وجود میں آیا؟ اس بہیمانہ قتل پر یہ قریبی رشتہ دار کیوں کر تیار ہوئے؟ سفر کی مشقتوں کے مارے ہوئے پر رحم کیوں نہیں آیا؟ احسان فراموشی کا یہ قصہ کیوں پیش آیا؟ وجہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم یعنی شرعی پردہ کو پامال کیا گیا، اس کا مذاق اڑا گیا، اس کی مخالفت کو معمولی سمجھا گیا۔

واقعہ نمبر ٦ : ایک سرکاری ادارے کے ملازم کو سرکاری مکان مل چکا تھا، وہ بیوی بچوں سمیت اس میں رہتا تھا، اس کا ایک قریبی رشتہ دار بھتیجا یا بھانجا بھی اس کے ساتھ رہنے لگا، شرعی پردہ نہ تھا بلکہ معیوب سمجھا جاتا تھا، نتیجہ یہ ہوا کہ شرعی پردہ جس مرض کے لیے آہنی دیوار ہے، نہ ہونے کی وجہ سے وہ مرض آ گیا، اور ملازم کی بیوی اور اس کے رشتہ دار میں وہ مرض اپنی جڑوں کو مضبوط کرتا چلا گیا، اثرات ظاہر ہونے لگے، کئی بار رنگے ہاتھوں دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا، لیکن غیرت مر چکی تھی، شوہر صاحب منہ پھیر لیتا، گویا کہ دیکھا ہی نہیں، لیکن عاشق و معشوق کو یہ بھی گوارہ نہ تھا، نوبت بایں جا رسید کہ دونوں نے اس مرے ہوئے سانپ کو کچلنے کی ٹھان لی، اور ایک وقت آیا کہ دونوں نے رات کے اندھیرے سے فائدہ اٹھایا، اس کا سر کچلا، گلا دبایا اور گھنٹوں اس پر تشدد کر کے مار ہی دیا، گھر میں زمین دوز ٹینک کا منصوبہ تھا، کھدائی بھی کچھ ہوئی تھی، اس کے درمیان گڑھا کھود کر اس میں دفن کر دیا، اس کی جیب سے سرکاری کارڈ اور شناختی کارڈ نکال کر ساحل سمندر پھینک آئے، چند دن ڈیوٹی نہ جانے کی وجہ سے تفتیش شروع ہوئی، گھر سے بتایا گیا، چند دن قبل اس کا کوئی دوست گھر پر آیا تھا، اس کے ساتھ ساحلِ سمندر پر گیا تھا، ادارے کے لوگ وہاں گئے، وہاں پر شناختی کارڈ اور دوسرا کارڈ دونوں ملے، بہر حال ایک عرصہ تک کچھ پتہ نہ چلا، ایک دن پولیس گئی، پوچھا شوہر ملا یا نہیں؟ کہنے لگی "گُمے کب ملے ہیں؟" اس جملہ نے لے ڈبویا، پولیس افسر نے کہا: جو کچھ ہے اسی عورت میں ہے، گرفتار کر کے لے گئے، ڈرایا دھمکایا، آخر وہ سچ بولنے

پر راضی ہوئی، اور دفن کی جگہ بتا کر پورا قصہ بتا دیا، اپنا منصوبہ قتل بتاتے ہوئے یہ بھی کہا کہ منصوبہ صرف اس کے قتل کا نہ تھا بلکہ ان چھوٹے معصوم بچوں کے قتل کا بھی تھا، لیکن اس کی جان بہت دیر سے نکلی، اس سے فارغ ہونے کے بعد وقت کم رہ گیا، اس وجہ سے بچے بچ گئے اس کا وہ رشتے دار جس کی محبت میں یہ سارا کام ہوا تھا، اس قتل کے بعد پنجاب بھاگ گیا تھا، عورت کے بتانے پر کہ وہ بھی شریک ہے، پولیس نے اس کو بھی گرفتار کرلیا، دونوں اس وقت جیل میں ہیں۔

فائدہ : برادرانِ ما! ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر بتایئے؟ شوہر کی غیرت کہاں گئی اور کیوں گئی؟ بیوی کے دل سے شوہر اور معصوم چھوٹے بچوں کی محبت کس چیز نے نکالی؟ یہ سنگ دلی کہاں سے آئی؟ صلہ رحمی کا خون کس نے کرایا؟ اپنے خاندان کی عصمت دری پر کس نے اُکسایا؟ جواب ظاہر ہے، کہ یہ جو کچھ بھی ہوا بے پردگی کی لعنت سے ہوا، اگر پردہ ہوتا اور عشق مجازی کا دروازہ بند ہوتا تو نہ یہ مرض پیدا ہوتا نہ ہی حیا سوز کہانی بنتی اور نہ ہی قتل وظلم جیسے عظیم منکرات کا ارتکاب ہوتا۔ ہائے پردہ! شرعی پردہ! تو عزت کا ضامن، شرم وحیا کا ضامن، سکون کا ضامن، راحت کا ضامن، نجات کا ضامن، دین وایمان کی سلامتی کا ضامن، رضائے الٰہی کا ضامن، شرافت کا ضامن، عصمت کا ضامن، صلہ رحمی کا ضامن، محبتِ صادقہ کا ضامن، سچائی کا ضامن، حسن وجمال کا ضامن، لباس کا ضامن، اخلاق کا ضامن، قومی وملی ترقی کا ضامن، خاندانی ترفع اور بلندی کا ضامن، گفتار کا ضامن، کردار کا ضامن، چال کا ضامن، نظر کی حفاظت کا ضامن، شوہر کے حقوق کا ضامن، اولاد کے حقوق کا ضامن، حقوق اللہ کا ضامن، حقوق الرسول ﷺ کا ضامن، حقوقِ اسلام کا ضامن، حقوقِ اقرباء کا ضامن، حقوق نسل کا ضامن، حقوقِ والدین کا ضامن، حقوقِ قبیلہ کا ضامن۔

واقعہ نمبر ۷ : ہمارے حضرت والا (حضرت اقدس عارف باللہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حرمِ کعبہ میں تھے کہ حضرت والا محی السنۃ مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک خاتون کا خط آیا ہے شوہر کے دستخط کے ساتھ اور شوہر نے لکھا ہے کہ بیوی بہت

نیک اور صالحہ ہے، خاتون نے لکھا ہے کہ میں دیور سے پردہ نہیں کرتی تھی اب دیور کی محبت دل میں آگئی ہے اور شوہر نے لکھا کہ بیوی بہت نیک اور عبادت گزار ہے، حضرت ہردوئی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب لکھا کہ (ہمارے حضرت والا مولانا) شاہ حکیم محمد اختر صاحب (دامت برکاتہم) کی کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' پڑھو اور اطلاع دو، بعد میں اطلاع آئی کہ کتاب کی برکت سے اس مرض سے جان چھوٹ گئی اور شرعی پردہ کرلیا۔ (از قلم خلیفہ مجاز حضرت حاجی عبداللہ فیروز میمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ)

واقعہ نمبر ۸ : ہمارے حضرت والا عارف باللہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک آدمی جو بہت نیک تھا اور اتنا نیک کہ لوگ اس کے پاس امانتیں رکھواتے تھے لیکن سالی سے احتیاط نہیں کرتا تھا، اس کے عشق میں مبتلا ہوگیا اور ایک رات کو ڈاڑھی منڈوائی، امانتیں لیں، بیوی بچوں کو چھوڑا اور سالی کے ساتھ بھاگ گیا۔

واقعہ نمبر ۹ : دو بھائیوں کا اصلاحی تعلق حضرت والا مولانا شاہ ابرار الحق ہردوئی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے تھا، ایک بھائی نے بیانات میں آنے کی برکت سے شرعی پردہ کرالیا، ایک دفعہ دوسرا بھائی اس کے پاس آیا، اس نے ان کو بیٹھک میں بٹھایا اور کھانا بھی عمدہ اور پہلے سے اچھا کھلایا اور بہت محبت سے پیش آیا، بھائی نے بھابھی کا پوچھا تو پہلے بھائی نے بتایا کہ ہم لوگوں نے شرعی پردہ شروع کرلیا ہے، بھائی صاحب ناراض ہوگئے اور بات چیت بند کردی۔

حضرت والا ہردوئی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بلوایا اور پوچھا کہ کس سے ملنے گئے تھے، عرض کیا بھائی سے، فرمایا: بھائی ملا؟ کہا: جی ہاں، بھائی نے عزت دی؟ عرض کیا: جی ہاں، کھانا کھلایا؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: پھر کیوں ناراض ہو؟ تم بھائی سے ملنے گئے تھے بھائی مل گیا، ایسا تو نہیں کہ نفس میں بھابھی سے ملنے کی چاہت تھی تو اس نے ندامت سے عرض کیا کہ واقعی نفس کا چور تھا۔

تنبیہ : یہ ہے بزرگوں کی صحبت اور نصیحت کی برکت کہ چُھپا چور پکڑ لیتے ہیں۔

واقعہ نمبر ۱۰ : سلیمہ اپنے شوہر صفدر اور بچوں کے ساتھ ایک خوشحال زندگی بسر کررہی

تھی انہی دنوں اس کے والد کا انتقال ہو گیا تو سلیمہ کو اپنی بہن نعیمہ جو کہ پانچ سالہ تھی اس کی فکر ہوئی اور اسے اپنے گھر لے آئی اس کی پرورش کرنے لگی، وقت گزرتا گیا، نعیمہ کالج جانے لگی تو محلے کی ایک دیندار خاتون جو نعیمہ کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں انھوں نے سلیمہ کو سمجھایا کہ نعیمہ اب بڑی ہوگئی ہے اسے اپنے بہنوئی سے پردہ کرنا چاہیے اور اسے سمجھایا کہ بیٹی! خدا نے انسانوں کے درمیان محرم نا محرم کی تفریق بلا وجہ نہیں رکھی، اس میں اللہ تعالیٰ کی بے پناہ مصلحتیں چھپی ہوئی ہیں، نامحرم سے تعلق نہ رکھنے میں جو پردہ داری ہے وہ رشتوں، خاندانوں اور گھرانوں کی پردہ دری سے بچا کر رکھتی ہے، لیکن سلیمہ سالی اور بہنوئی کے رشتے کو بہن بھائی کی طرح بے ضرر سمجھتی تھی، پھر وہی ہوا جس کا خطرہ تھا، سالی اور بہنوئی میں محبت کا سلسہ چل پڑا اور نتیجہ یہ نکلا کہ بیوی کو طلاق دے کر سالی سے شادی کر لی، سلیمہ جو اپنی بہن پر رحم کر کے اپنے گھر لائی اور اس کی پرورش کی اسی نے آج اسے اپنے ہی گھر میں اجنبی کر دیا، سلیمہ اپنے والد کے گھر میں رہنے لگی، نعیمہ اور صفدر اپنے گھر میں رہنے لگے سلیمہ کے بچے جو صفدر کے پاس تھے، انہوں نے نعیمہ کو اپنی ماں تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اسے تنگ کرنے لگے، آخر نعیمہ نے صفدر سے صاف کہہ دیا کہ میں نے تم سے شادی کی ہے نہ کہ تمہارے بچوں سے، اچھا تھا کہ میں اپنے کلاس فیلو سجاد سے شادی کر لیتی، صفدر یہ بات سن کر ہکا بکا رہ گیا اور اب اسے احساس ہوا کہ اس سے کتنی بڑی غلطی ہوئی، صفدر نے نعیمہ کو بھی طلاق دے دی۔

نوٹ : اب سمجھ میں آئی کہ نامحرموں سے تعلق نہ رکھنے میں جو پردہ داری ہے، وہ رشتوں، خاندانوں اور گھرانوں کی پردہ دری سے بچا کر رکھتی ہے۔ شریعت کے حکم پر عمل نہ کرنے سے کتنا نا قابلِ تلافی نقصان اٹھانا پڑا۔ کاش! یہ بات پہلے سمجھ میں آجاتی تو آج تین افراد کٹی پتنگ کی طرح یوں بے سمت نہ ہو جاتے۔

؎ اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

واقعہ نمبر ۱۱ : فتاوی شامیہ میں لکھا ہے کہ ساس اگر جوان ہے تو وہ بھی داماد سے پردہ کرے۔ دیکھو! باوجود محرم ہونے کے پردہ کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ حالات اس قدر خراب ہیں اور شہوت رانی کا اس قدر غلبہ ہے کہ محرمات وغیرہ کا فرق ختم ہو گیا ہے۔

سرحدی علاقہ کا قصہ ہے، بوڑھے کا جنازہ پڑھایا جا رہا تھا کہ اچانک عجیب منظر دیکھنے میں آیا، مردہ کا سر اٹھ جاتا ہے او پھر زور سے جنازہ کی چار پائی پر مارا جاتا ہے، نماز سے فراغت کے بعد اوپر کی بڑی چادر ہٹادی گئی، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک سانپ ہے جو مردہ کی زبان کو پکڑ کر اوپر کھینچتا پھر زور سے جھٹکا دے کر چھوڑتا جس سے سر چار پائی سے ٹکرا جاتا، لوگ بندوقوں اور رائفلوں کی طرف دوڑے کہ سانپ کو مارا جائے، حاضرین علماء کرام نے فرمایا، یہ دنیا کا سانپ نہیں لگتا، اس کا مارنا تمہارے بس میں نہیں، رہنے دو، بس جلدی سے اسے قبر کے گڑھے میں ڈال دو، بہر حال کسی طرح سے لحد میں ڈالا گئے، لحد میں ڈالنے کے وقت یہ ہوا کہ سانپ خود چار پائی سے اتر کر لحد میں چلا گیا، جیسے ہی مردہ لحد میں پہنچا فوراً نکل کر سینے پر بیٹھ گیا اور ڈسنا شروع کر دیا، لوگوں نے لحد بند کر کے مٹی ڈال دی اور قبر بنا کر واپس چلے گئے۔ بعض لوگوں کو جستجو ہوئی کہ آخر اس کا جرم کیا تھا، جس کی وجہ سے دنیا ہی میں عذاب شروع ہوا؟ معلومات کے لیے اس کے گھر کچھ لوگ پہنچے اور اس کی بیوی سے اس کا حال پوچھا، اس نے کہا: بتانا مناسب تو نہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں اس پر عذاب مسلط کیا تو سنو یہ کیسا شخص تھا؟ کتنا بے دین تھا؟ یہ جو میرے بچے ہیں، ان بچوں کا یہ ابو بھی تھا اور نانا بھی، یعنی جب میری امی کا انتقال ہوا تو اس گمراہ شخص نے کہا: کہ اب میں کہاں سے دوسری بیوی تلاش کرتا پھروں، پردیس ہے لوگوں کو پتہ نہیں بس بیٹی تو ہی اب میری بیوی ہے، تو میں اس کی بیٹی بھی ہوں اور بیوی بھی۔

فائدہ : حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی دور رس اور اجتہادی نظر کو داد دینا چاہیے، ان کا زمانہ کے احوال اور بڑھتے ہوئے فسادات اور فتن کو دیکھ کر بعض محرمات کو پردہ کا حکم دینا عین حکمت

کے مطابق ہے۔

ہمارے اکابر علماءِ دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کو بھی اللہ تعالیٰ خوب خوب جزائے خیر عطا فرمادے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے، ان حضرات میں سے کتنے ایسے گزرے ہیں کہ جب ان کی سگی بیٹی حدِ شہوت کی عمر کو پہنچ جاتی، اس وقت سے اس کے چہرے پر نظر ڈالنا اور بے تکلفی کی باتیں کرنا، تنہائی میں اس کے پاس رہنا وغیرہ ترک فرمادیتے، کیوں؟ فتنہ سے بچنے کے لیے، عصمت و عفت کی حفاظت کے لیے، اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ غم اور درد دل عطا فرمائے اور جملہ منکرات اور ان کے اسباب سے بچائیں۔

واقعہ نمبر ۱۲ : حضرت مجدد الملۃ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس خط آیا کہ میری بہو کا انتقال ہوگیا ہے، بہت غم ہے جوان تھی، خدمت گزار تھی، نیک تھی، بہت خیال رکھتی تھی، بہت دکھ ہے وغیرہ وغیرہ ۔حضرت مجدد صاحب نے لکھا: آپ کا نفس کہیں بہو کی محبت میں مبتلا تو نہیں؟ بعد میں خط آیا کہ میں نے غور کیا تو واقعی یہی بات تھی۔

نوٹ : ہمارے حضرت والا عارف باللہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ اپنی بہو سے بھی نظریں نیچی کر کے بات کرتے تھے اور فرماتے ہیں کہ جب محرم سے بھی احتیاط کروگے تو نامحرم سے احتیاط کرنا آسان ہوگی۔

حضرت شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں حضرت والا دامت برکاتہم نے فرمایا کہ جب بیٹی بالغ ہوگئی تو نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے۔

التجاء

ماؤں بہنوں سے ہے میری التجاء
خود کو پردے میں رکھیں برائے خدا

مجھ کو بے شک نصیحت کا کچھ حق نہ تھا
پر میں جذبات کو اپنے کرتا بھی کیا

میں بھی بیٹا ہوں یا بھائی آپ کا
میری باتوں کا ہرگز نہ مانے برا

ہم پہ احسان ہے کس قدر دین کا
اس کے احکام اس کے قوانین کا

یہ ہے در اصل زیور خواتین کا
جس کو ہم نے بنایا ہے اک مسئلہ

جو مقام عورتوں کا ہے اسلام میں
ہو نہیں سکتا مغرب کی اقوام میں

وہ تو آگے ہیں غیرت کے نیلام میں
ہم یہ سوچے یہ آخر ہمیں کیا ہوا

بیٹیاں جو کہ پھرتی ہیں یوں بے نقاب
سر پہ ماں باپ کے بھی ہے اس کا عذاب

کیوں نہ تم نے دیا ان کو درسِ حجاب
روزِ محشر یہ پوچھے گا ان سے خدا

یہ جو کالج کی مخلوط تعلیم ہے
در حقیقت یہ محتاج ترمیم ہے

یہ خلافِ تقاضائے تکریم ہے
غیر محرم کا ہو آمنا سامنا

جس میں پھنس کر ہمارا برا حال ہے
در حقیقت یہی مغربی جال ہے

جس سے غیرت مسلمان کی پامال ہے
کھیل سارا ہے یہ سوچا سمجھا ہوا

میں نہیں مانتا مغربی ساز کو
میں نہیں جانتا روسی آواز کو

کوئی سمجھے تو اسلام کے راز کو
اس نے کیوں حکم پردے کا ہم کو دیا

میں نے مانا ترقی کا یہ دور ہے
اس صدی کا تقاضا بھی کچھ اور ہے

پھر یہ نکتہ بھی تو قابلِ غور ہے
کیا ترقی میں مانع ہے شرم وحیا

مجھ کو تسلیم نیت بہت صاف ہے
اس میں کوئی شک نہیں دل بھی شفاف ہے

د ہی کہیں کیا یہ انصاف ہے
حکم قرآن کا ہم نے جو رد کر دیا

حکم خدا پہ چلا کریں

آنکھیں اگر ہیں پاک تو از خود جھکا کریں
دل صاف ہے تو چہرے کا پردہ کیا کریں

عشقِ رسولِ پاک ﷺ کا دعوی بجا مگر
جب بات ہے کہ حکم ِخدا پر چلا کریں

روحانیت کے حق میں یہی وجہِ مرگ ہے
امراضِ معصیت کی کوئی تو دوا کریں

میں کیا کہوں کہ لگتا ہے کتنا مجھے عجیب
حوّا کی بیٹیوں سے یہ کہنا ، حیا کریں

محبوب ہے زیادہ اگر رب کی دوستی
اپنی سہیلیوں سے بھی کم کم ملا کریں

جنت نظیر ہوگی یہ دنیائے بے ثبات
شوہر کی جان ودل سے جو خدمت کیا کریں

ٹی وی و وی سی آر کے چکر کو چھوڑ کر
اب اہتمام ذکر و تلاوت کیا کریں

اعذار گو ہزارہا حائل رہیں مگر
اپنی کوئی نماز نہ ہرگز قضا کریں

غیبت سے چغلیوں سے تو بہتر ہے اے اثر
خاموش آپ بیٹھیں یا ذکرِ خدا کریں

حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب کی چند کتابیں

- اصلی چہرہ
- حیض ونفاس
- اصلی زینت
- مسلمان تاجر
- مسائلِ رمضان المبارک
- آٹھ مسائل
- غیر سودی بینکاری ایک منصفانہ علمی جائزہ
- حج وعمرہ میں خواتین کے مسائلِ مخصوصہ
- درسِ ارشاد الصرف
- درسِ نحو میر
- اسلامی بینکاری
- قربانی کے فضائل ومسائل
- انتہائی مفید دعا
- ڈاڑھی اور مونچھ مع ٹخنے کھلے رکھنے کا حکم
- امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذہانت کے دلچسپ واقعات
- ڈیجیٹل تصویر اور ٹی وی چینل کے ذریعے تبلیغ کا حکم
- مروجہ تجارتی کمپنیاں اور اسلامی شرکت ومضاربت
- منفرد اور مقتدی کی نماز اور قراءت کا حکم
- اصلی زیور
- عباد الرحمٰن کے اوصاف
- مطالبہ
- پانچ مسائل
- استشارہ واستخارہ
- کپڑے موڑ کر ٹخنے کھلے رکھنے کا حکم
- اسلام کی حقیقت
- حی علی الفلاح پر قیام کا مسئلہ
- تقویٰ کے انعامات
- حیلہ اسقاط
- طلاقِ ثلاث
- ادعیہ نافعہ

ناشر
تعمیر معاشرہ جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم
مدنی کالونی، ہاکس بے روڈ گریکس، ماڑی پور کراچی 0333-2117851